تبصرہ نگار: ح۔ح

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ ——— (ادارہ)

ا.... نقش سرسید، مؤلف: ضیاء الدین لاہوری، ناشر: دارالکتاب، کتاب مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور، صفحات: ۲۶۴، سائز: ۱۶=۳۶×۲۳، قیمت: ۱۵۰ روپے

سرسید احمد خان کی شخصیت اور اسلامی فکر وفلسفہ کے باب میں ان کے افکار ونظریات نے برصغیر ہندوپاک کے مسلمانوں کی ذہنیت پر غیر معمولی اثرات مرتب کیے۔ یہ اثرات خود اسلام اور مسلمانوں کے حق میں مفید تھے یا مضر؟ اس موضوع پر اتنا کچھ لکھا جاچکا ہے کہ زیرنظر کالم میں اس پر تفصیلی روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ سرسید اردو میں رواں دواں نثر لکھتے تھے، اردو زبان کو انھوں نے اظہارِ بیان کا ایک خوب صورت اسلوب فراہم کیا، لیکن اس ہتھیار کو انھوں نے جن مقاصد کے لیے استعمال کیا وہ کسی صورت اسلامی مسلمات اور اس کے بنیادی فلسفہ سے لگا نہیں کھاتے تھے، وہ میکالی ازم کے علمبردار اور پرزور داعی تھے، مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے علی الرغم، برٹش سرکار کے خواہاں اور خیرخواہ تھے، اسلامی تعلیمات کے بارے میں انھوں نے ایسے افکار ونظریات پیش کیے، جن کے ڈانڈے براہ راست الحاد ودہریت سے ملتے تھے۔ خود مولانا ابوالکلام آزاد جیسی حیرت انگیز اور متین شخصیت کی رائے تھی کہ سرسید کی تحریرات الحاد ودہریت کی طرف لے جانے کی ایک نرم اور ملائم صورت تھی، انھوں نے بعض اسلامی مسلمات وعقائد کا لگی لپٹی رکھے بغیر انکار کیا، سیاسی وملی سطح پر پوری قوم کو برٹش حکومت کی اطاعت کیشی کا درس دیا۔ چنانچہ لارڈ میکالے کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے سرسید نے زبان وبیان کے سارے وسائل استعمال کیے اور یہ خدمت بجالاتے ہوئے سرسید بزبانِ خود، فخر واعزاز تصور کرتے تھے، ان کی اس نوعیت کی تحریر پڑھ کر جس میں وہ برٹش سرکار کو ہندوستان میں "بقائے دوام" کی پرخلوص دعوت دیتے ہیں اور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی خدمات بجالانے کا یقین دلاتے ہیں، شرم کے مارے ہمارے پسینے چھوٹ جاتے ہیں، مثلاً: "اگر میری قسمت میں ہو کہ میں وائسرائے ہوجاؤں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ...... نہایت مضبوط وائسرائے کے طور پر ملکہ معظمہ کی حکومت ہندوستان میں قائم رکھوں"، غالباً ملکہ معظمہ نے ان کی خواہش یہ کہہ کر مسترد کردی ہوگی کہ وائسرائے بننے کے لیے تو افراد کی فراوانی ہے، لیکن ہمارے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے جس محاذ پر اور جس انداز میں قلمی، سخنی اور "بے شرمی" آپ سرگرم عمل ہیں، اس ایجنڈے کی تکمیل کے لیے اس طرح قلمی، سخنی اور "بے شرمی" تعاون کے لیے کوئی اور قطعاً آمادۂ عمل نہ ہوگا، ایک جگہ لکھتے ہیں: "ہماری خواہش ہے کہ ہندوستان میں انگلش گورنمنٹ صرف ایک زمانہ دراز تک ہی نہیں بلکہ ٹوٹل (دائمی) ہونی چاہیے"۔ یہ تو سیاسی اور ملی سطح پر ان کے بے غبار اور ننگے طرز فکر کی ایک جھلک تھی۔ اسلام کے منصوص احکام وشعائر کا سرسید نے جس طرح بے باکانہ انکار کیا وہ ایک مستقل موضوع ہے۔ زیرنظر کتاب میں ضیاء الدین لاہوری نے سرسید کی سیرت وافکار کا تنقیدی جائزہ لیا ہے، جو لوگ سرسید کے نظریات وخیالات کے حامی اور تحریک پاکستان کو ان کے افکار کا نتیجہ خیال کرتے ہیں وہ اس موضوع پر دستیاب کتب میں زیرتبصرہ کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی سوچ کو درست سمت پر دیکھتے ہیں۔ اپنے موضوع پر یہ ایک دلچسپ اور مفید کتاب ہے، کتاب کی طباعت معیاری اور ٹائٹل جاذب نظر ہے۔